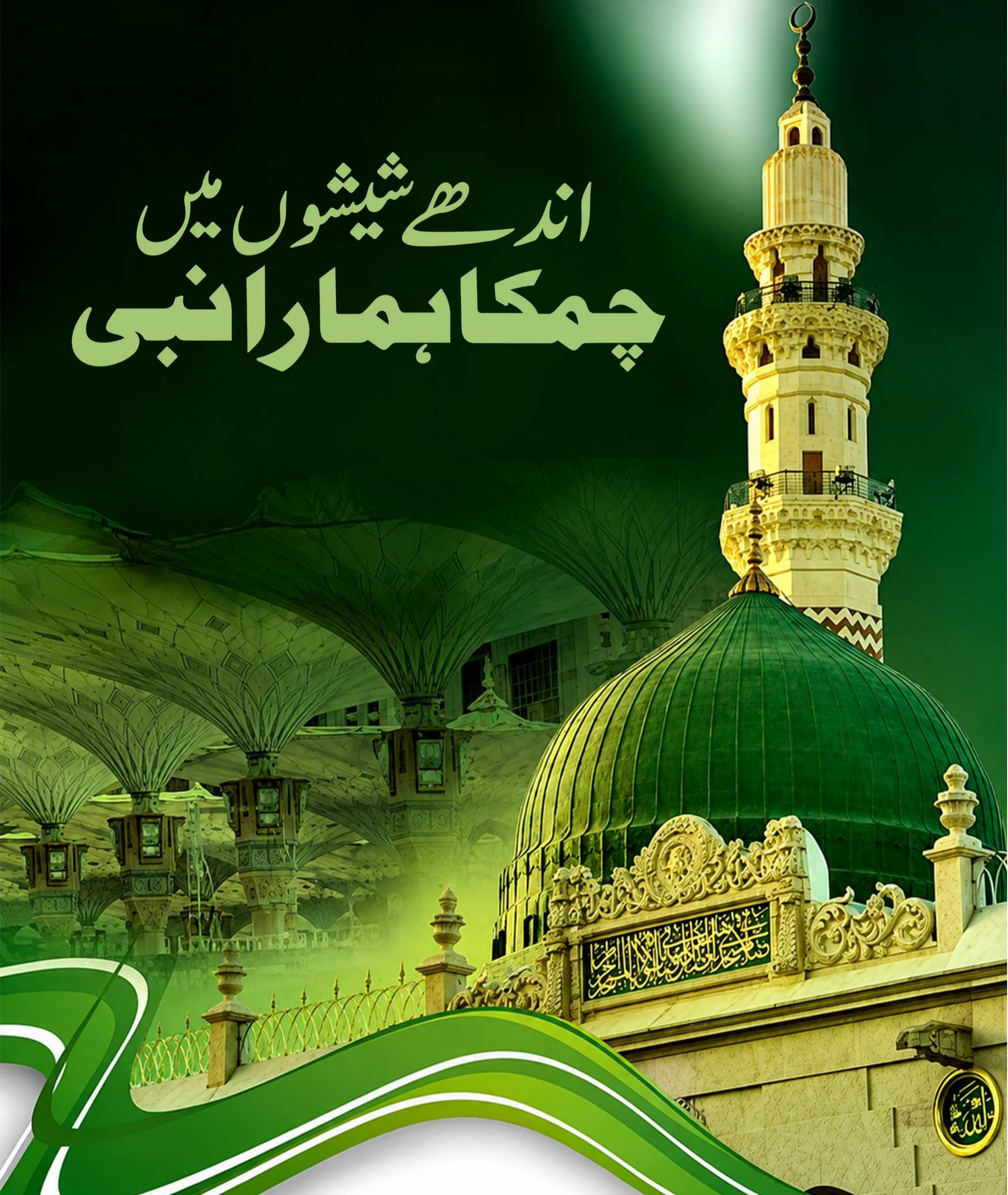

اندھے شیشوں میں
چمکا ہمارا نبی

۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چمکتی ہوئی رات اور روشن دِن میں مجھ پر درود بھیجو، بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے، میں تمہارے لیے دُعا مانگتا اور اِسْتِغْفار کرتا ہوں۔[1]

1... الدر المنضود، الفصل الرابع، صفحہ: 93۔

وضاحت: چمکتی رات سے مراد شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) اور روشن دِن سے مراد جمعۃُ المُبارَک ہے۔[1]

آنکھوں سے کیا دَرْیا جارِی اور لب پہ دُعا پیاری پیاری
رَو رَو کے گزاری شب ساری، اے حامیٔ اُمّت کیا کہنا...!!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کتنی پیاری فضیلت ہے، پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہم گنہگاروں کے لیے دُعائیں بھی فرماتے ہیں، اِسْتِغْفَار بھی فرماتے ہیں۔ دُعائے مصطفےٰ کی تو ماشآءَ اللہ! شان ہی یہ ہے کہ بس ہاتھ اُٹھنے کی دَیر ہوتی ہے، سب بگڑیاں بن جاتی ہیں۔ مولانا حَسَن رضا خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں نا:

مَقْبُول ہیں اَبْرُو کے اِشارے سے دُعائیں | کب تیر کماندارِ نبوت کا خطا ہو[2]

یعنی محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اَبْرُو (بھوؤں) مبارَک کا بَس اِشارہ ہی ہو جائے تو دُعائیں پُوری ہو جاتی ہیں، یہ وہ مُقَدَّس تیر ہے جو کبھی خطا کھاتا ہی نہیں ہے۔

غور فرمایئے! جب رسولوں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لیے دُعا فرمائیں گے تو کیونکر بگڑیاں نہیں بنیں گی، اِس لیے ہمیں چاہیے کہ درودِ پاک کی عادَت بنائیں، خصوصًا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات و جمعہ کی درمیانی رات) اور جمعہ کے دِن کَثْرت سے درود شریف پڑھا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔

حکمِ حق ہے پڑھو! درود شریف | چھوڑو مت غافلو! درود شریف
پڑھ کے ایک بار، پاؤ دس رحمتیں | خُوب سَودا ہے لو! درود شریف

1...الدر المنضود، الفصل الرابع، صفحہ: 93۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ: 207۔

خُود خُدا بھیجتا ہے اُن پر درود | تم بھی بھیجا کرو! درود شریف
آخرت کے سفر کو اے بیدلؔ! | نَوشَتَہ تم لے چلو! درود شریف[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدَب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ثُمامہ بن اُثال کا قبولِ اسلام

حضرت ثُمامہ بن اُثال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، **یَمَامَہ** کے رہنے والے تھے۔ صحابی بننے سے پہلے آپ اِسْلام کے سخت تَرِین دُشمن تھے، ایک بار انہوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو (مَعاذَ اللہ!) شہید کر دینے کی کوشش بھی کی تھی۔ پھر ان پر کرم ہوا، دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے اور صحابی بن گئے۔ آپ نے اسلام کیسے قبول کیا ہے؟ اِس کا واقعہ بڑا خوبصورت ہے۔

1...نورِ ایمان، صفحہ:39۔

2...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

سِن 6 ہجری کا واقعہ ہے، ہُوا یہ کہ ایک مرتبہ ثُمامہ بن اُثال کو قیدی بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا: **اِسے مسجدِ نبوی میں ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔** حکم پر فورًا عَمَل ہوا، ثُمامہ کو سُتون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔[1]

اَسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں | تمام عمر رہائی کی وہ دُعا نہ کرے

اِنہیں مسجد میں سُتُون کے ساتھ ہی کیوں باندھا گیا؟ عُلَمائے کرام نے بڑی پیاری حکمت لکھی، فرماتے ہیں: اِس لیے تاکہ یہ سُتُون کے ساتھ بندھے ہوں، پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اُٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے، دیکھتے رہیں، دِیدار کے جام پیتے رہیں اور اِن کا دِل روشن ہو جائے۔[2] چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ثُمامہ کو مسجِد میں سُتُون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، فرمایا: ثُمامہ کیا حال ہے؟ تم اپنے مُتَعَلِّق کیا گمان رکھتے ہو؟ **ثُمامہ بولا:** میرا خیال تو اچھا ہی ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک خُونی کو قتل کریں گے (یعنی میرا بدلہ لیا جائے گا)، اگر چھوڑ دیں تو شُکر گزار رہوں گا، اگر مال چاہتے ہیں تو بتایئے! میں مال حاضِر کر دُوں گا۔

بس اتنی ہی گفتگو ہوئی، پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ نہ کہا اور تشریف لے گئے ❁ اَگلے دِن پھر فرمایا: ثُمامہ کیا حال ہے؟ تم اپنے مُتَعَلِّق کیا گمان رکھتے ہو؟ ثُمامہ نے پھر وہی جواب دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آج بھی خاموش رہے ❁ تیسرے دِن پھر یہی واقعہ ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، پوچھا: ثُمامہ کیا حال ہے؟ ثُمامہ نے آج بھی وہی جواب دیا، بولا: میرا خیال اچھا ہی ہے، اگر قتل کریں گے تو میرا بدلہ لیا جائے گا، چھوڑ دیں گے تو شُکر گزار رہوں گا، مال چاہیے ہو تو مال دے دُوں گا۔

1... بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفۃ... الخ، صفحہ: 1086، حدیث: 4372 ملخصًا۔
2... مراٰۃ المناجیح، جلد: 5، صفحہ: 533۔

اب 3 دِن ہو چکے تھے، 3 دِن سے ثُمامہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کا جام پِی رہے تھے، پیاری پیاری دِل کَش ادائیں دیکھ رہے تھے، اب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہم کو حکم دیا: **ثُمامہ کو آزاد کر دو...!!**

اللہُ اکبر! 3 دِن تک ادائیں دِکھائیں، اپنی محبّت کا قیدی بنالیا، اب فرماتے ہیں: اسے آزاد کر دو! اب بھلا آزاد ہو کے کہاں جائیں گے...؟

خیر! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہم نے حکمِ شاہی پر عَمَل کیا، ثُمامہ کی رسّیاں کھول دِیں، ثُمامہ مسجد سے نکلے، قریب ہی ایک باغ تھا، وہاں گئے، کنویں پر غسل کیا اور نہا دھو کر واپس مسجد میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔[1]

گِر کے قدموں پر وہ قرباں ہو گیا | پڑھ لیا کلمہ مسلماں ہو گیا

کچھ دیر پہلے تک جو اِسلام کا سخت دُشمن تھا، اب وہی ثُمامہ صِرف ثُمامہ نہیں بلکہ **حضرت ثُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ** ہو چکے تھے یعنی اب درجۂ صحابیت پر فائِز ہو کر دُنیا بھر کے تمام اَوْلیائے کرام سے اُونچا رُتبہ پا چکے تھے۔ اب حضرت ثُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبُّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ

ترجمہ: یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ کسی چہرے سے نفرت نہیں تھی، آج سب سے مَحْبُوب چہرہ آپ ہی کا ہے۔

وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيَّ

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفۃ... الخ، صفحہ: 1086، حدیث: 4372 ملخصاً۔

ترجمہ: خُدا کی قسم! مجھے سب سے زیادہ آپ کے دِین سے نفرت تھی، اب یہی دِین سب سے زیادہ مَحْبُوب ہے۔

وَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَيَّ(1)

ترجمہ: خُدا کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ کسی شہر سے نفرت نہیں تھی، اب یہی شہر سب شہروں سے بڑھ کر محبوب ہو گیا ہے۔

اُن کے جلووں میں ہیں وہ دلچسپیاں | جو وہاں پہنچا، وہیں کا ہو گیا(2)

دِل مُنَوَّر ہو گئے

پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اَخْلاق، آپ کی عادات، آپ کے مبارَک انداز کیسے پیارے، کیسے نِرالے، کیسے دِل نشین تھے، حضرت ثُمَامَہ بن اُثَال رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے صِرْف آپ کی ادائیں دیکھیں، 3 دِن تک اَخْلاقِ کریمہ کو محض دُور کھڑے دیکھتے ہی رہے، اِسی کا اتنا اَثَر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

کیا کشش تھی سرورِ عالَم کے حُسنِ پاک میں
سینکڑوں کُفّار کو دَم میں مسلماں کر دیا
ہو گئی کافُور ظلمت، دِل مُنَوَّر ہو گئے
جس طرف بھی اُس نے اپنا رُوئے تاباں کر دیا(3)

الفاظ معانی: ظُلْمت کافُور ہونا: اندھیرا مٹ جانا۔ **رُوئے تاباں:** روشن، چمکدار، نُور برساتا چہرہ۔

1... بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفۃ...الخ، صفحہ:1086، حدیث:4372۔
2... ذوقِ نعت، صفحہ:35۔
3... قبالۂ بخشش، صفحہ:19۔

ہر ادا دَلیلِ خَتْمِ نبوت

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بڑی خوبصُورت اور ایمان افروز نکتے کی بات ہے، مُسَیْلِمَہ کذّاب جو نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا، اُس نے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی مبارَک ہی میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا تھا۔ یہ کذّاب بھی **یَمَامَہ** کا رہنے والا تھا۔ حضرت ثُمَامَہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مسلمان ہونے سے پہلے **مُسَیْلِمَہ** کذّاب کی طرف مائِل تھے، اُسے نبی مانتے تھے، ایک مرتبہ اُس کے قاصِد بن کر مدینے بھی آئے تھے۔

اب یہاں کمال دیکھیے! حضرت ثُمَامَہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب تک دیکھا نہیں تھا، تب تک مُسَیْلِمَہ کذّاب کو نبی مانے بیٹھے تھے، جب پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری ادائیں دیکھیں، قریب سے دِیدارِ پاک کا شرف پایا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

اِس سے پتا چلتا ہے: پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ پاک، حُسْنِ مقدّس اور پیاری پیاری ادائیں خُود آپ کی شانِ خَتْمِ نبوت کی دلیل تھیں، جب حضرت ثُمَامَہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے یہ ادائیں دیکھیں تو سمجھ گئے کہ مُسَیْلِمَہ کذّاب بدبخت جھوٹا ہے، خَتْمِ نبوت کا تاج تو اِن پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ پاک پر سج چکا ہے۔

تری صُورت، تری سیرت زمانے سے نِرالی | تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے[1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی صُورتِ پاک، سیرتِ پاک سب سے نِرالی ہے، آپ کی ہر ہر ادا خُود اِس بات کی دلیل ہے کہ آپ بے مثل و بے مثال ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ذوقِ نعت، صفحہ:230۔

دُنیا جگمگانے آئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مُبَلِّغِ اعظم ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم وہاں نبی بن کر تشریف لائے، جہاں صدیوں سے کوئی نبی تشریف لائے ہی نہیں تھے۔ کمال یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پَستی کے گڑھے میں گِری ہوئی قوم کو سَنْوار کر زمانے کا امام بنا دیا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:164)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا اِحسان فرمایا جب اُن میں ایک رسول مَبْعُوث فرمایا جو اُنہی میں سے ہے۔ وہ اُن کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اِس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

یہ آیتِ کریمہ ہم نے پہلے بھی کئی بار سُنی ہوگی، میں جس طرف تَوَجُّہ دِلانا چاہتا ہوں، وہ اس آیتِ کریمہ کا آخری حصّہ ہے، فرمایا:

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:164)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اگرچہ یہ لوگ اِس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

یعنی حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے پُوری دُنیا خصوصاً اَہْلِ عرب ❁ عقائد ❁ اَعْمال ❁ اَخلاق و کردار وغیرہ ہر طرح کی گمراہیوں میں مُبتَلا تھے۔

اللہُ اکبر! وہ قوم جو ہر طرح سے پستیوں کا شکار تھی، دُنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا❁شرک عام تھا❁تَوحِید کے سب سے بڑے مرکز یعنی کعبہ شریف کو بھی شِرک کی گندگی سے آلودہ کیا جاچکا تھا❁زندہ انسانوں کو کاٹ کر پتھروں کے آگے چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے ❁ جانور بھی اپنی اَولاد کی حفاظت کرتے ہیں مگر اُس دور کا انسان اتنا سخت دِل تھا کہ اپنی ہی بیٹیوں کو لوگ زندہ دفن کر دیتے تھے ❁ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی عزّتیں نیلام ہو رہی تھیں ❁ وَالِد فوت ہوتا تو بیٹے اپنی ماں کو بھی وراثت کا مال سمجھ لیتے، ماؤں کو بطورِ غُلام بیچ دیا جاتا یا اپنی ہی بیوی بنا کر رکھ لیا جاتا تھا❁ بدکاری عام تھی ❁ شراب، جُوا، چوری چکاری، لوٹ مار کی کثرت تھی ❁ چھوٹی چھوٹی باتوں پر کبھی لڑائی چِھڑتی تو سالوں سال تک جنگ جاری رہتی تھی ❁ ایک ذرا سی بات پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا جاتا تھا❁ بعض مُعَاشروں میں یہ رَسْم بھی تھی کہ بادشاہ مرتا تو اُس کی لاش کو بڑی غار میں رکھتے، ساتھ لذیز کھانے رکھتے اور کئی ایک زندہ غُلاموں اور کنیزوں کو بھی غار میں چھوڑ کر غار کا دروازہ بند کر دیا کرتے تھے۔

آپ اندازہ کیجیے کہ اُن زندہ غُلاموں کا جب دَم گھٹتا ہو گا، بھوک پیاس سے تڑپتے ہوں گے تو اُن پر کیا گزرتی ہو گی مگر افسوس! دُنیا ظُلْم و سِتَم کے اندھیروں میں گھِر چکی تھی، احساسات مَر چکے تھے۔

پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھیے! آپ نے ایسی قوم کو اپنی پُرنُور ادائیں دکھا کر، پیارے پیارے اَخْلاق سے گرویدہ بنا کر اُنہیں عالِم بھی بنا دیا❁ باطِن سَنْوار کر دِل روشن بھی کر دیئے! ❁ اُنہیں کتاب بھی سکھائی ❁ حکمت بھی سکھائی ❁ اور اِسی چاروں طرف سے پستیوں میں گھری ہوئی قوم کو قیامت تک آنے والوں کا امام اور پیشوا بنا دیا۔

وہ دانائے سُبُل، خَتمِ رُسُل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

وضاحت: دانائے سُبُل: یعنی ہادِی، راستوں کو جاننے والا۔ **خَتمِ رُسُل:** یعنی سب سے آخری نبی، **مولائے کُل:** سب کے آقا، سب کے مولا جنہوں نے غُبارِ راہ کو رَشکِ طُور بنا دیا۔

اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کتنی پیاری بات لکھتے ہیں:

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے | اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی[1]

اس شعر کو ذرا تَوَجُّہ سے سمجھیے! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی گہری بات کہی ہے: مثال کے طور پر ایک آئینہ ہے، اُس پر گرد پڑ گئی، سال دو سال گُزر گئے، اُس آئینے پر گرد یونہی پڑی رہی، جَم گئی، وہ آئینہ بہت میلا کُچیلا ہو جائے گا لیکن اب بھی وہ آئینہ ایسا ہے کہ اُس کو صاف کریں گے، گیلا کپڑا لگائیں گے، اچھے طریقے سے اُس کی صفائی کریں گے تو وہ پھر پہلے کی طرح چمک جائے گا۔ دوسری طرف ایک آئینہ ہے، اُس کے پیچھے سے رنگ اُتر گیا، اُس پر زنگ چڑھ گیا، اب اُس کو جتنا مرضی رگڑیں، جتنا مرضی صاف کریں، وہ پہلے جیسا چمکدار نہیں ہو گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرما رہے ہیں: پہلے جو انبیائے کرام علیہمُ السّلام تشریف لائے، وہ جن کی طرف بھیجے گئے، وہ پہلے سے چمک والے تھے، دیکھیے! ❁ حضرت موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے، بنی اسرائیل نبیوں کی اَوْلاد تھے، اللہ پاک پر بھی ایمان رکھتے تھے، نبیوں کو بھی مانتے تھے ❁ حضرت یوشع علیہ السّلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں ❁ حضرت

1...حدائقِ بخشش، صفحہ: 140۔

داؤد علیہ السَّلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں ❁ حضرت سلیمان علیہ السَّلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں ❁ حضرت زکریا علیہ السَّلام ❁ حضرت یحییٰ علیہ السَّلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام بھی بنی اسرائیل کے نبی ہیں، یہ لوگ نبیوں کی اَوْلاد تھے، اللہ پاک پر بھی ایمان رکھتے تھے، قیامت کو بھی مانتے تھے، اللہ پاک کی کتابوں کو بھی مانتے تھے، نبوت پر بھی ایمان رکھتے تھے، بس گُناہوں کی وجہ سے اُن کے دِلوں پر گرد پڑی ہوئی تھی، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام نے بڑی محنت کے ساتھ، اِنتہائی مہارت کے ساتھ اُن کے دِلوں سے گرد ہٹائی، اُن کے چمکدار مگر گرد آلود دِلوں کو پھر سے چمکا دیا، یقیناً انہوں نے بڑا کمال دکھایا، مگر آمنہ کے لال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہی نِرالی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُس قوم میں نبی بنا کر بھیجا گیا، جن کے پاس 4 ہزار سال سے کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا، عرب میں حضرت اسماعیل علیہ السَّلام نبی ہوئے، اُن کے بعد کوئی نبی علیہ السَّلام اَہْلِ عرب کی اِصلاح کے لیے تشریف نہ لائے، اب اِس قوم کی حالت نہایت اَبتَر ہو چکی تھی، یہ اللہ پاک کی تَوحِید کو بھی نہیں مانتے تھے، نبیوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے، آخرت کو بھی تسلیم نہیں کرتے تھے، یہ جانتے ہی نہ تھے کہ نبوت کیا ہوتی ہے؟ اِن کے دِل گرد آلُود نہیں تھے بلکہ زَنگ لگے ہوئے اندھے شیشے کی طرح ہو گئے تھے۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بے مثال کردار کے ذریعے اِن اندھے شیشوں کو چمکا کر زمانے کا امام بنا دیا ہے۔

کھلی اسلام کی آنکھیں، ہوا سارا جہاں روشن
عرب کے چاند صدقے! کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نیکی کی دعوت میں مشکلات

پیارے اسلامی بھائیو! اِن **اندھے شیشوں** یعنی بالکل مُردہ ہوئے پڑے دِلوں کو سیدھے رستے پر لانا آسان کام نہیں تھا، ان کی حالت یہ تھی کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بات تک سُننے کو تیار نہیں ہوتے تھے ❁ قرآنِ پاک کی آواز سُن کر کانوں میں انگلیاں ڈال لیا کرتے تھے ❁ حج کا موسَم آتا، لوگ دُور دُور سے مکّہ پاک کی طرف آنے لگتے تو مکّہ پاک کے راستوں پر باقاعِدہ افراد بٹھائے جاتے، جن کا بس یہی کام ہوتا تھا کہ ہر آنے والے کو روکتے، اسے کہتے: دیکھو...!! مکّہ پاک میں ایک جادُوگر ہے، جو اُس کی بات سُن لے، اُس کا ہو جاتا ہے، وہ بیٹوں کو باپ سے، شوہر کو بیوی سے جُدا کر دیتا ہے، لہٰذا اُس کی بات مت سُننا۔

جب کانوں میں قرآن کی آواز پڑی

طفیل بن عَمْرو دَوسی عرب کے مشہور شاعِر اور بڑے عقلمند تھے، ایک مرتبہ آپ مکّہ پاک آئے، دشمنانِ اسلام نے کہا: خبر دار...!! مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) سے نہ ملنا، ہر گز اُن کی بات نہ سننا، اُن کے کلام میں جادُو ہے، جو سُن لیتا ہے، بَس اُنہی کا ہو جاتا ہے۔

یہ باتیں سُن کر جنابِ طفیل دھوکے میں آ گئے، اُنہوں نے اپنے کانوں میں رُوئی بھر لی کہ کہیں قرآن کی آواز کانوں میں نہ پڑ جائے۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُن کی قسمت کا ستارا چمک رہا تھا، ایک دِن صبح کا وقت تھا، یہ حرمِ کعبہ میں پہنچے، دیکھا رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نمازِ فجر میں اُونچی آواز سے تِلاوت فرما رہے ہیں۔

اللہُ اکبر! قرآنِ کریم جیسا پیارا پیارا کلام اور مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نرالی زبان...!! قرآن تو ویسے ہی دِلوں کو روشن کر دیتا ہے، جب پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ پاک سے پڑھا جائے، پھر اُس کی تاثیر کیسی ہو گی۔ جنابِ طفیل کے کان میں جب قرآنِ پاک کی آواز گئی تو اچانک سے سکتے میں آ گئے، یعنی حیرانی سے ٹھہر گئے، ایک ایک لفظ تاثِیر کا تِیر بن کر اُن کے دِل میں اُترتا چلا گیا اور یہ کھڑے سُنتے رہے۔ جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارِغ ہوئے، گھر مبارک کی طرف چلے تو جنابِ طفیل بھی بے تاب ہو کر پیچھے پیچھے ہو لیے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا: حُضُور...!! **مجھے کلمہ پڑھا کر اپنا غُلام بنا لیجیے!**[1]

اے ماہِ عرب! مِہرِ عجم! میں تِرے صدقے	ظلمت نے مِرے دن کو شبِ تار بنایا
لِلّٰہ! کرم میرے بھی ویرانۂ دل پر	صحرا کو تِرے حُسن نے گلزار بنایا[2]

بہت شِدَّت والی آیتِ کریمہ

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سُوال ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ کریم کی کونسی آیت آپ پر بہت شِدَّت والی تھی...؟ فرمایا: ایک مرتبہ حَجّ کا موسم تھا، عرب کے مشرکین مکّہ میں جمع تھے، میں مِنٰی میں موجود تھا۔ اُس وقت حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام آئے اور یہ آیت اُتری:

1...اسد الغابہ، جلد:3، صفحہ:77 ملخصاً۔

2...ذوقِ نعت، صفحہ:49۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَؕ (پارہ:6، سورۂ مَائِدہ:67)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے ربّ کی جَانِب سے نَازِل کیا گیا اُس کی تَبلِیغ فرمادیں۔

پس یہ حُکْمِ اِلٰہی سُن کر میں کھڑا ہو گیا، میں نے لوگوں کو پُکار کر کہا: اے لوگو...!! میں تمہاری طرف اللہ پاک کا رسول ہوں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو! اور نَجات پا جاؤ...!! اگر تم یہ کرو تو تمہارے لیے جنّت ہے۔

بس یہ سُننا تھا کہ کیا بچے، کیا جوان، کیا خواتین، سب مجھ پر جھپٹ پڑے، کسی نے مجھ پر مَٹّی ڈالی اور کوئی پتھر مارنا شروع ہو گیا۔ اِسی دوران کسی نے مجھے کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ نبی ہیں تو اِن کے خِلاف ایسے ہی ہلاکت کی دُعا فرمایئے! جیسے حضرت نُوح علیہ السَّلام نے کی تھی۔

اللہ! اللہ! محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت و مہربانی کا عالَم دیکھئے! کوئی پتھر بَرسا رہا ہے، کوئی مَٹّی ڈال رہا ہے، لوگ **مَعَاذَ اللہ!** گُستاخی بھرے جملے کَس رہے ہیں، اس عالَم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی، کہا: اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِی فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ پاک! میری قوم کو ہِدایت عطا فرما، بیشک یہ جانتے نہیں ہیں۔[1]

سلام اُس پر کہ اَسرَارِ محبّت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زَخم کھا کر پُھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خُوں کے پیاسوں کو قبائیں دِیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دِیں

1... تفسیر درِ منثور، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:67، جلد:3، صفحہ:117۔

دشمنوں کے نَرغے میں

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مشکل کشا عَلیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: غیر مسلموں نے ایک بار دوجہاں کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو گھیر لیا، اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر ظُلم کرنا شروع کر دیا اور کہتے جاتے تھے کہ تم ہی وہ شخص ہو جو صِرف ایک خُدا کی عبادت کا حکم دیتے ہو۔ حضرت علیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ (جو کہ اُن دنوں کم عمر تھے) فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مردانہ وار آگے بڑھے اور دشمنوں کو مارتے، پیٹتے، گراتے، ہٹاتے پیارے آقا، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تک جا پہنچے اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اُن ظالموں کے نَرغے سے نکال لیا۔ اُس وَقت حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی مبارَک زَبان پر پارہ 24 سورۃُالْمُؤمِن کی آیت نمبر 28 جاری تھی:[1]

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ (پارہ:24، سورۂمؤمن:28)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیاتم ایک مرد کو اِس بنا (وجہ) پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللّٰہ ہے۔

چادر کا پھندا

ایک مرتبہ مکّے کے غیر مسلم کعبہ شریف کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم (مقامِ ابراہیم کے قریب) نماز پڑھ رہے تھے۔ عُقبہ بن

1...المواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، المقصد الاوّل، ذکر اول من امن... الخ، جلد:1 صفحہ:470 بتصرف۔

اَبی مُعِیط بد بخت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گردن مبارَک میں چادر کا پھندا ڈال کر سختی کے ساتھ مُبارَک گلا گھونٹنا شروع کیا۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دوڑے آئے اور اُسے (یعنی عُقبہ بن ابی مُعِیط کو) پیچھے ہٹایا۔[1]

حَرَم کی سرزمیں پر آپ پڑھتے تھے نَماز اکثر
ہمیشہ اُس گھڑی کی تاک میں رہتے تھے بدگوہر
کوئی آقا کی گردن گُھونٹتا تھا کَس کے چادر میں
کوئی بدبخت پتّھر مارتا تھا آپ کے سر میں

کام جو اُن سے ہوا پُورا ہوا

پیارے اسلامی بھائیو! اَندازہ لگائیے! جو لوگ بات سُننے کی بجائے، اُلٹا ظُلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہوں، ایسوں کو سمجھانا، سیدھے رستے پر لانا کتنا مشکل تَرِین کام ہو گا۔ مگر قربان جائیے! محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان ہی نرالی ہے۔ مولانا حسن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں نا:

کام جو اُن سے ہُوا پُورا ہوا | اُن کی جو تَدْبِیر ہے، تقدیر ہے[2]

وضاحت: یعنی محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو کام بھی کرتے ہیں، پُورا ہی کرتے ہیں، آپ کی تَجْوِیز، ترکیب اور کام کا انداز مبارَک تَقْدِیر کے عین مُطَابِق ہوتا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جو مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرما دیں، وہی تقدیر بن جاتی ہے۔

1...المواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، المقصد الاوّل، ذکر اول من امن...الخ، جلد:1 صفحہ:469۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:224۔

قوم کی حالت اگرچہ بالکل بے حال تھی، پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ۞ کسی کو معجزات دِکھا کر ۞ کسی کو قرآن سکھا کر ۞ کسی کو اپنی پیاری پیاری اداؤں کا گرویدہ بنا کر ۞ کسی کو حُسنِ اَخلاق کا جَلْوہ دکھا کر اپنا بنایا اور ہدایتوں کی معراج تک پہنچا دیا۔

نیکی کی دعوت دینا سُنّتِ انبیا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مشکلات اُٹھا کر بھی نیکی کی دعوت کو عام فرمایا، ہمیں بھی نیکی کی دعوت دینی چاہئے، یہ نیک کام سُنّتِ مصطفےٰ بھی ہے، سُنّتِ انبیا علیہمُ السَّلام بھی ہے، حضرت آدم علیہ السَّلام سے لے کر سب سے آخری نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تک جتنے نبی تشریف لائے، سب کی آمد کا اَصْل مقصد **نیکی کی دعوت** عام کرنا ہی تھا۔

بہترین آدمی کی نشانیاں

حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے حُضُورِ انور، مکے مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: اللہ پاک سے ڈرنے والا، صلہ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنے والا، **اچھی باتیں بتانے اور بُرائیوں سے روکنے والا۔**[1]

اللہ و رسول کا خلیفہ کون...؟

امام حَسَن بَصَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو اچھی باتوں کا حکم دے، بُرائیوں سے روکے، وہ اللہ پاک کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قرآنِ کریم) کا بھی خلیفہ ہے۔[2]

1... شُعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد:6، صفحہ:220، حدیث:7950۔

2... تفسیر روح المعانی، پارہ:4، سورۂ اٰل عمران، زیرِ آیت:104، جلد:4، صفحہ:326۔

نیکی کی دَعْوَت چھوڑ دینے کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! جیسے نیکی کی دَعْوَت دینا بہترین عبادت ہے، ایسے ہی یہ دِینی کام چھوڑ دینا بد تَرِین جُرْم ہے۔ **روایت میں ہے:** اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالِم بادشاہ مُسَلَّط ہوں گے اور اُن کی دُعائیں قبول نہ ہوں گی۔[1]

اللہُ اکبر...!! اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ہم سب کو نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جانا چاہئے۔

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی عادَت بنایئے! ❁ ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیا کیجیے! ❁ 12 دِینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کیجیے! ❁ ایک بہت اَہَم دِینی کام: **قافلہ** ہے۔ اسے اگر ہم مضبوط تھام لیں تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! دُنیا، آخرت کی بہت بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سنتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی بَرَکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں۔

آیئے! دعوتِ اسلامی کے ساتھ مِل کر پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں کی دھوم مچاتے ہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

1... تفسیر روح المعانی، پارہ:4، سورۂ اٰل عمران، زیر آیت:104، جلد:4، صفحہ:326ملتقطاً۔

میں مُبَلِّغ بنوں سُنّتوں کا خوب چرچا کروں سُنّتوں کا
یا خُدا! درس دوں سُنّتوں کا ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد